© rasailojaraid.com

رسائل و مسائل

آرمی میں "رگڑا" کی روایت

س : آرمی میں رگڑا (ragging) کی روایت پائی جاتی ہے۔ جب ہم سول سے آرمی میں جاتے ہیں تو سینئرز لائنوں میں کھڑا کر کے ہمیں بری طرح جھڑکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایکسرسائزز بھی ہوتی ہیں اور راتوں کو جگانا وغیرہ بھی۔ تین چار ماہ تک یہ سلسلہ چلتا ہے۔ ہماری کسی غلطی کے بغیر سینئرز کا اس طرح سے ہمیں جھڑکنا کیا جائز ہے؟

ان کے پاس اپنے اس رویے کی درج ذیل جواز یا وجوہات ہیں:

۱۔ یہ اس لیے کیا جاتا ہے کہ یہ عام شہری ماحول میں جن برائیوں کے عادی ہیں ان کا یہاں اعادہ نہ کریں۔ یہ سمجھ جائیں کہ سِوَل (civil) کے بگڑے ہوئے ماحول سے یہ نکل آئے ہیں جہاں لاقانونیت تھی، مجرموں کو سزا نہ ملتی تھی، اور جرم کو جرم نہ سمجھا جاتا تھا۔ ان کا جو ذہن بنا ہوا تھا یعنی یہ کہ قانون کی پابندی کوئی نہیں کرنی، یہ مزاج یک دم بدل جائے اور سمجھ جائیں کہ یہ ماحول (آرمی کا) سول سے الگ ہے۔ یہاں غلطی پر سزا ملے گی۔

۲۔ تابع دار بن کر رہیں، سینئرز کا حکم مانیں۔ ان کے حکم کو مذاق میں نہ ٹالیں۔ ان کا مذاق نہ بنائیں۔ سینئرز کے ساتھ بدتمیزی نہ کریں۔ ان کو عزت دیں اور نظم و ضبط قائم رکھیں۔

۳۔ ایسی تربیت کے ذریعے آیندہ اچھی طرح کنٹرول کیا جاسکے۔

یہ بات اس حد تک تو درست ہے کہ اگر وہ آتے ہی ایسا نہ کرتے تو ہم واقعی سینئرز کے احکامات کو لاپرواہی سے لیتے، سینئرز کی تابع داری میں کوتاہی کرتے بلکہ ان کے ساتھ بدتمیزیاں کرتے اور نظم و ضبط کا ہرگز مظاہرہ نہ کرتے۔

کوئی نظام بھی شریعت سے بالاتر نہیں۔ کیا شرعی نقطۂ نظر سے یہ روایت درست ہے؟

ج : آپ کا سوال اولی الامر کی حدود اطاعت سے تعلق رکھتا ہے۔ اسلام کے بنیادی سیاسی اور معاشرتی اصولوں میں سے ایک اصول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس کے بعد صاحب اختیار افراد کے ان احکام کی پابندی بھی فرض ہے جو قرآن و سنت کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مطابق ہوں۔ اگر اولی الامر کسی ایسی بات کا حکم دیں جو خالق کی معصیت یعنی اللہ یا رسول کی عدم اطاعت کی تعریف میں آتی ہو تو اس کی اطاعت قطعاً فرض نہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"کسی مخلوق کی کوئی اطاعت نہیں اگر خالق کی معصیت ہوتی ہو"۔

فوج میں بھرتی ہونے کے بعد نوجوانوں کو جس نظم و ضبط اور فرماں برداری کی تربیت دی جاتی ہے وہ خود آپ کے بقول ضروری ہے۔ اپنے خط کے آخر میں آپ نے خود یہ بات فرمائی ہے کہ غیر فوجی ماحول سے آنے والے افراد پر اگر وہ سختیاں اور کڑے حکم نہ لگائے جائیں جو فوج کا خاصہ ہیں تو صحیح معنوں میں نظم و نسق پیدا نہیں ہو سکتا۔

ہاں، اگر اس تربیت کے دوران کوئی ایسے کام کروائے جاتے ہوں جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی ارشاد گرامی کے خلاف ہوں تو وہ چاہے سینئر ہوں یا جونیئر، آپ ان کے احکام ماننے کے پابند نہیں ہیں۔ یہ یاد رہے کہ ہر ادارے میں احکام کو نہ ماننے کا ایک طریقہ ہوتا ہے اور آپ کو بھی اس طریقے پر عمل کرنا ہوگا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ہر نوجوان اپنی فہم کے مطابق جس بات کو صحیح سمجھتا ہو یا غلط سمجھتا ہو، اس پر ڈٹ جائے اور جس طرح چاہے خلاف ورزی شروع کر دے۔ اس لیے نظم کو برقرار رکھتے ہوئے اپنے اختلاف کو مقررہ حدود میں رہتے ہوئے ظاہر کرنا ہوگا (ڈاکٹر انیس احمد)۔

جعلی سند کی بنیاد پر امتحان میں کامیابی

س: دو سال قبل تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے بیرون ملک آنے کا اتفاق ہوا۔ یہاں آنے کے ایک ماہ کے بعد میرے بی اے کے امتحانات ہوئے جن میں، میں شریک نہ ہو سکا، لہٰذا میری جگہ میرے دوست نے امتحان دے دیا اور میں اچھے نمبروں سے کامیاب بھی ہو گیا۔ کامیاب ہونے کے کچھ عرصے بعد میں نے اپنے اس دوست کو کچھ رقم بھی ارسال کر دی، جس کا پہلے سے تعین نہیں کیا گیا تھا۔

یاد رہے کہ یہ سب کچھ اس وقت کیا گیا جب میں ملحدانہ فکر کا پیرو تھا۔ توحید اور رسالت کا منکر ہو گیا تھا، اور اسی کو حق جانتا تھا اور پھر تحریک اسلامی سے اپنا تعلق بھی ختم کر چکا تھا۔ اب، جب کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دوبارہ ایمان کی دولت سے نوازا ہے (الحمدللہ) مجھے احساس جرم ملامت کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا اس سند کی بنیاد پر میں آگے اپنی تعلیم جاری رکھ سکتا ہوں یا مجھے دوبارہ خود امتحان دینا ہو گا؟ میری اس پریشانی کو دور کر کے میری مدد فرمایئے۔

© rasailojaraid.com